قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

بدھ 27 جولائی 2022ء | 27 ذوالحجہ 1443 ہجری قمری | 27 وفا 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 154

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّۃً ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿ۚ۶۴﴾

(الحج: 64)

ترجمہ: کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

آج نئی زمین اور نیا آسمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے پیدا ہوا، جس سے فائدہ بھی ہم اُٹھا رہے ہیں، ہمیں خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ تمام بدعات سے اپنے آپ کو بچانا ہے اور ایمانوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اُس کی ربوبیت کی صحیح پہچان کرنی ہے۔ تبھی ہم اس نئی زمین اور نئے آسمان سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ جب بندہ اپنے رب کو حقیقی رنگ میں پہچان لیتا ہے، اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے لگتا ہے تو پھر وہ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کا وہ ادراک پاتا ہے جو اُسے دوسروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ اس کی تفصیل میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ پاک ذات نے اپنے قول رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں اُسی کی حمد ہوتی ہے اور پھر حمد کرنے والے ہمیشہ اُس کی حمد میں لگے رہتے ہیں اور اپنی یادِ خدا میں محو رہتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر ہر وقت اُس کی تسبیح و تحمید کرتی رہتی ہے۔ اور جب اُس کا کوئی بندہ اپنی خواہشات کا چولہ اُتار پھینکتا ہے، اپنے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کی راہوں اور اُس کی عبادات میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے اس رب کو پہچان لیتا ہے جس نے اپنی عنایات سے اُس کی پرورش کی، وہ اپنی تمام اوقات میں اُس کی حمد کرتا ہے اور اپنے پورے دل بلکہ اپنے وجود کے تمام ذرات سے اُس سے محبت کرتا ہے تو اُس وقت وہ شخص عالمین میں سے ایک عالم بن جاتا ہے۔ پھر آپ نے اس کی مثالیں دی ہیں اور فرمایا کہ عالمین سے ایک عالم وہ ہے جس میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے‘‘

(خطبہ جمعہ 10 فروری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- ترانہ واقفینِ نَو (منظوم)
- احکامِ خداوندی
- دُعاء، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- سرزمین روس کے میدانِ عمل میں
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

فرمانِ رسولؐ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا۔ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 273 مطبوعہ بیروت ومشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

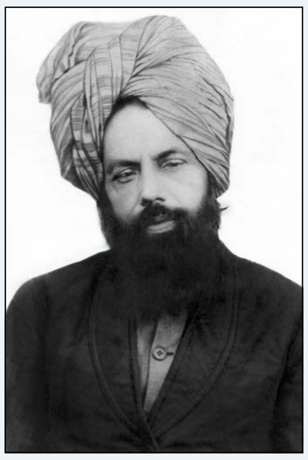

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر یک تم میں سے دیکھتا رہے کہ مَیں نے اگلے جہان میں کون سامان بھیجا ہے۔ اور اس خدا سے ڈرو جو خبیر اور علیم ہے اور تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے یعنی وہ خوب جاننے والا اور پرکھنے والا ہے اس لئے وہ تمہارے کھوٹے اعمال ہرگز قبول نہیں کرے گا اور جنہوں نے کھوٹے کام کئے انہیں کاموں نے ان کے دل پر زنگار چڑھا دیا۔ سو وہ خدا کو ہرگز نہیں دیکھیں گے۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 225-226)

- بجز اس طریق کے کہ خدا خود ہی تجلّی کرے اور کوئی دوسرا طریق نہیں ہے جس سے اس کی ذات پر یقین کامل حاصل ہو لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ ۫ وَ ہُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ (الانعام: 104) سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ابصار پر وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے۔ ابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی قوت سے اسے شناخت کرلیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 480 ایڈیشن 1988ء)

- منافقانہ رجوع درحقیقت رجوع نہیں ہے لیکن جو خوف کے وقت میں ایک شقی کے دل میں واقعی طور پر ایک ہراس اور اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے اُس کو خداتعالیٰ نے رجوع میں ہی داخل رکھا ہے اور سُنت اللہ نے ایسے رجوع کو دُنیوی عذاب میں تاخیر پڑنے کا موجب ٹھہرایا ہے گو اُخروی عذاب ایسے رجوع سے ٹل نہیں سکتا مگر دُنیوی عذاب ہمیشہ ٹلتا رہا ہے اور دوسرے وقت پر پڑتا رہا ہے۔ قرآن کو غور سے دیکھو اور جہالت کی باتیں مت کرو اور یاد رہے کہ آیت لَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفۡسًا کو اس مقام سے کچھ تعلق نہیں۔ اس آیت کا تو مدّعا یہ ہے کہ جب تقدیر مبرم آجاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی۔ مگر اِس جگہ بحث تقدیر معلّق میں ہے جو مشروط بشرائط ہے جبکہ خداتعالیٰ قرآن کریم میں آپ فرماتا ہے کہ میں استغفار اور تضرّع اور غلبہ خوف کے وقت میں عذاب کو کفار کے سر پر سے ٹال دیتا ہوں اور ٹالتا رہا ہوں۔ پس اس سے بڑھ کر سچا گواہ اور کون ہوسکتا ہے جس کی شہادت قبول کی جائے۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 80)

دربارِ خلافت

یہ تمام خدمت کرنے والے خوشی سے اپنے کاموں کا حرج کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے آئے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس جلسے پر آنے والوں کو صرف اس طرف متوجہ رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسے کے جو مقاصد ہیں اُن کو حاصل کرنا ہے۔ جلسے کی کارروائی کو غور سے سننا ہے۔ اپنی ذاتیات سے بالا تر ہو کر رہنا ہے اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں تنزل اور گراوٹ اور کمزوریاں اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ جہاں دینی مجلسیں لگتی ہیں وہاں جاتے تو ہیں مگر اخلاص لے کر نہیں جاتے، یعنی نہ تقریریں کرنے والوں میں اخلاص ہے، نہ سننے والوں میں۔ لیکن ہمارے جلسے ان باتوں سے پاک ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ماشاء اللہ مقررین بڑے اخلاص سے تیاری کر کے آتے ہیں۔ بڑی اچھی تقریریں ہوتی ہیں اور سننے والوں کی اکثریت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص سے پُر ہے اور جلسے کی برکات کے حصول کے لئے آتی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اکٹھے ہونا اور باتیں کرنا اور مجلسیں لگانا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا حصہ ہے جس میں کمی ہے تو انہیں اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ ہمارا یہ ماحول سو فیصد خالصۃً لِلّٰہ آنے والوں کا ماحول بن جائے۔

پھر جلسے کی کارروائی کے دوران ایک بات ضمناً مَیں یہ بھی کہہ دوں کہ بعض لوگوں کو تقریروں کے دوران نعرے لگانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ تقریروں کو غور سے سنیں۔ بعض تقریریں ایسی سنجیدہ ہوتی ہیں، ایسا مضمون ہوتا ہے کہ اُس میں اُس وقت نعرے کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کہیں دلی جوش سے کوئی نعرہ نکل رہا ہو۔ لیکن یہاں بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو ہر وقت، ہر بات پر جوش میں آنے والے ہیں اور نعرے لگا دیتے ہیں۔ اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔

مہمان یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ تمام کارکنان، یہ تمام خدمت کرنے والے خوشی سے اپنے کاموں کا حرج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے آئے ہیں اس لئے ان سے ہر موقع پر بھرپور تعاون کریں۔ خاص طور پر سیکیورٹی چیکنگ کے وقت اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بار بار کی چیکنگ اور وقت زیادہ لگنے سے آپ کو تکلیف بھی ہو لیکن یہ انتظام بھی آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے برداشت کریں اور کارکنوں سے بھرپور تعاون کریں۔ سکیننگ وغیرہ پر بھی بعض دفعہ وقت لگ جاتا ہے اُس پر بھی برداشت سے اپنا سامان چیک کروانا ہے یا اپنے آپ کو چیک کروانا ہے تو کروائیں۔ اسی طرح ٹریفک کا انتظام ہے۔ اس میں ہر سال گو بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے اور مجھے امید ہے اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری آئی ہو گی لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ آنے والوں کو اپنی پارکنگ کا، یا پارکنگ پاس کا صحیح پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ رَش کی وجہ سے وقت لگتا ہے، دقّت بھی پیش آتی ہے۔ بعض دفعہ گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔ تو جس طرح حوصلے سے کارکنان آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں اسی طرح حوصلے سے آنے والے مہمانوں کو بھی تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کی بے حوصلگی بھی ہو تو اُس کی وجہ سے ہی لمبے کیو (Queue) لگ جاتے ہیں۔ ایک کار والا بھی اگر مسئلہ پیدا کر دے تو پیچھے ایک لمبی لائن لگ جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو احساس ہونا چاہئے کہ کسی کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنے۔

میں نے سیکیورٹی کی بات کی تھی تو اس بارے میں بھی ہر شامل ہونے والے کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ اس بات پر تسلّی نہ پکڑ لیں کہ اتنی چیکنگ ہے، اتنا انتظام ہے، اب پہلے سے بہت بہتر انتظام ہو چکا ہے اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اپنے ماحول پر نظر رکھی جائے۔ مومن کو ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس لئے ماحول پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی سیکیورٹی کا انتظام اس لئے مؤثر ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور سمجھنی چاہئے۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ ایک تو نمازوں کی پابندی ہونی چاہئے اور پھر نمازوں پر آنے کے لئے وقت سے پہلے آئیں یا کم از کم نماز سے ایک دو منٹ پہلے تو ضرور پہنچیں۔ جب نماز شروع ہو جائے تو اُس وقت آنے سے جو باقی نمازی ہیں اُن کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے، مستقل ایک شور ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح گو یہاں میرا خیال ہے انتظامیہ نے اعلان کر دیا ہو گا لیکن مَیں بھی واضح کر دوں کہ جب لوائے احمدیت لہرایا جاتا ہے تو اُس وقت ایک بہت بڑی تعداد مارکی سے باہر جا کر اس تقریب کو دیکھتی ہے اور دعا میں شامل ہوتی ہے اور پھر یہ لوگ واپس مارکی میں آتے ہیں۔ تقریباً ایک تہائی مارکی تو خالی ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے آنے میں اور بیٹھنے میں پھر وقت لگتا ہے جس سے اجلاس کی کارروائی شروع ہونے میں دس پندرہ منٹ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس مرتبہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ احباب مارکی کے اندر ہی بیٹھے رہیں، سوائے اُن کے جن کو انتظامیہ نے کہا ہوا ہے کہ وہ باہر آئیں، اور یہاں سکرین پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب کو دیکھ لیں اور دعا میں شامل ہو جائیں تا کہ وقت بچے اور اجلاس وقت پر شروع ہو سکے۔

(خطبہ جمعہ 30/ اگست 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ترانہ واقفینِ نو

ہم واقفینِ نَو ہیں
دنیا کو جیت لیں گے
ہم صاف ستھرے بچے
گندے نہیں رہیں گے

قرآن پڑھ کے اچھے
انسان ہم بنیں گے
کھیلیں گے وقت پر ہم
اور وقت پر پڑھیں گے

سیکھیں گے ہم نمازیں
اور شوق سے پڑھیں گے
بولیں گے پیار سے ہم
جھگڑا نہیں کریں گے

آقا جو رہ بتائیں
اُس پر سدا چلیں گے
اللہ کی نعمتوں کو
ضائع نہیں کریں گے

سچ بات ہم سنیں گے
سچ بات ہم کہیں گے
ہم چاند، ہم ستارے
ہم روشنی بنیں گے

دنیا کو راستی سے
ہم آشنا کریں گے
ماں باپ کے کرم کے
ممنون ہم رہیں گے

ہم کلیاں پھول بن کر
خوشبو دیا کریں گے
اُن کے لیے ہمیشہ
دل سے دعا کریں گے

آقا کی ہم دعا ہیں
پھولیں گے اور پھلیں گے
سب واقفینِ نَو کے
حق میں دعا کریں گے

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو (الحدیث)

قسط 47

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

نبی کی بیویوں بارے احکامات (حصہ 2)

نبی کی بیویوں سے متعلق مزید احکام

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۰﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ﴿۳۲﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿ۚ۳۳﴾ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿ۚ۳۴﴾ وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۵﴾

(الاحزاب: 29-35)

اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمدگی کے ساتھ تمہیں رخصت کروں۔

اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

اے نبی کی بیویو! جو بھی تم میں سے کھلی کھلی فاحشہ کا ارتکاب کرے گی اس کے لئے عذاب کو دوگنا بڑھا دیا جائے گا اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک اعمال بجالائے گی ہم اُسے اس کا اجر دو مرتبہ دیں گے اور اس کے لئے ہم نے بہت عزت والا رزق تیار کیا ہے۔

اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس بات لچا کر نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا۔ اور اچھی بات کہا کرو۔

اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔

اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

(نوٹ: ان آیات میں درج ذیل احکام ملتے ہیں)

1. اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمدگی کے ساتھ تمہیں رخصت کروں۔
2. اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو تو اللہ نے تم میں سے حسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔
3. اے نبی کی بیویوں جو بھی تم میں سے کھلی کھلی فاحشہ کا ارتکاب کرے گی تو اُس کے لئے عذاب کو دوگنا بڑھا دیا جائے گا۔
4. اللہ اور رسول کی فرماں برداری اور نیک اعمال بجا لانے والی بیویوں کا اجر دو مرتبہ ہوگا۔
5. اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔ بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔
6. بات لچا کر (ناز و نخرے سے) نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا۔
7. اور ہمیشہ لوگوں کو نیک باتیں کہا کرو۔
8. اپنے گھر میں ہی رہا کرو۔
9. گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو۔
10. اور نماز قائم کرو۔
11. اور زکوۃ ادا کرو۔
12. اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
13. آیات اللہ اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں کی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔

نبی و رسول بارے احکام (حصہ 1)

’’میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے‘‘

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے محمدؐ کو بطور وسیلہ اختیار کرنا

وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (المائدہ: 36)

اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو

رسول کی ذات نمونہ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا (الاحزاب: 22)

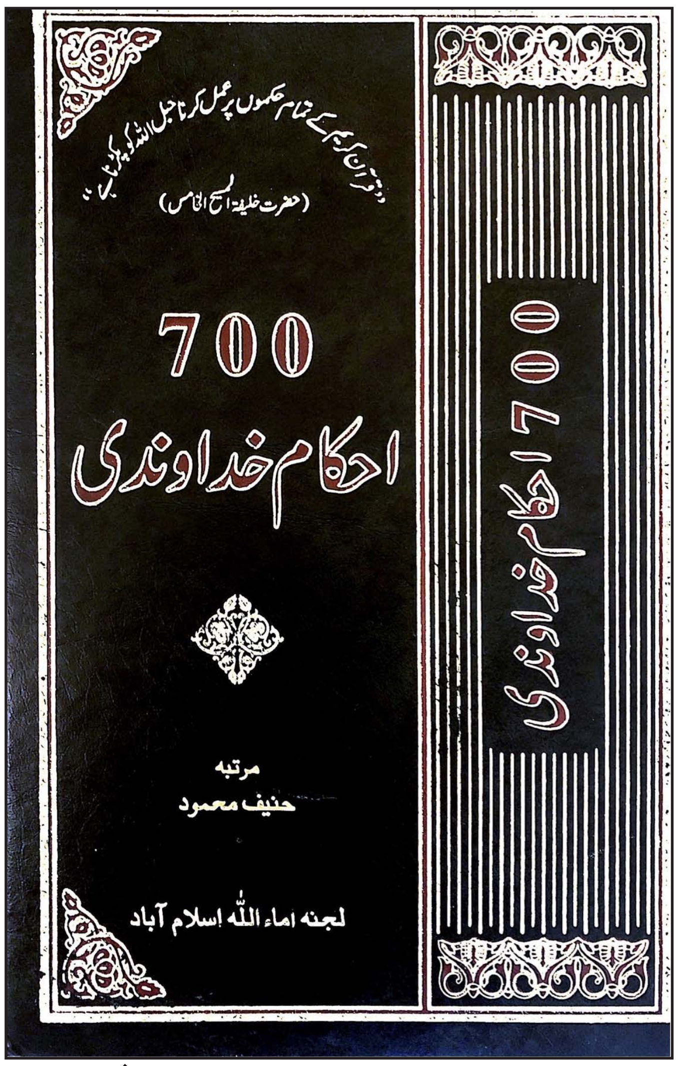

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

نبی پر درود پڑھنا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(الاحزاب: 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

انبیاء پر سلامتی بھیجنا

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ

(الصّفٰت: 80)

سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ

(الصّفٰت: 110)

ابراہیم پر سلام ہو۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

(الصّفٰت: 121)

سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ

(الصّفٰت: 131)

سلام ہو اِل یاسین پر۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(الصّفٰت: 182-183)

اور سلام ہو سب مُرسلین پر۔

اور سب حمد اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 366 تا 372)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 38

دعا کے متعلق حضورؑ کا ارشاد

سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب وہ چاہتا ہے ایک تنکے سے شفا ہو جاتی ہے اور جب وہ نہیں چاہتا لاکھ دوائی بیسود ہے۔ ...ہندو یا کسی اور مذہب کا آدمی جو دعا کے واسطے درخواست کرے ہم سب کے واسطے دعا کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 14 ایڈیشن 1984ء)

اصل میں تکالیف کے دن ہی مبارک ہوتے ہیں

مؤمن پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے تا کہ وہ آزمایا جائے اور صبر اور استقامت کا اجر پائے۔ اصل میں تکالیف کے دن ہی مبارک ہوتے ہیں۔ انبیاء تکالیف کے ساتھ موافقت کرتے ہیں۔ ہر ایک شخص پر نوبت بہ نوبت یہ دن آتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اصلی ہے یا نہیں۔ مولوی رومی نے خوب فرمایا ہے

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

حدیث میں آیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی سے پیار کرتا ہے تو اسے کچھ دکھ دیتا ہے۔ انبیاء کے معجزات انہیں مصائب کے زمانہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپریشن ہے جو ہر صادق کے واسطے ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 34 ایڈیشن 1984ء)

دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے

اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 35 ایڈیشن 1984ء)

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں ہے

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں ہے مگر دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے ہاں مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 36 ایڈیشن 1984ء)

جب مرض الموت کا وقت آجائے تو وہ وقت دعا کا نہیں ہوتا

جب مرض الموت کا وقت آجاوے تو وہ وقت دعا کا نہیں ہوتا کیونکہ

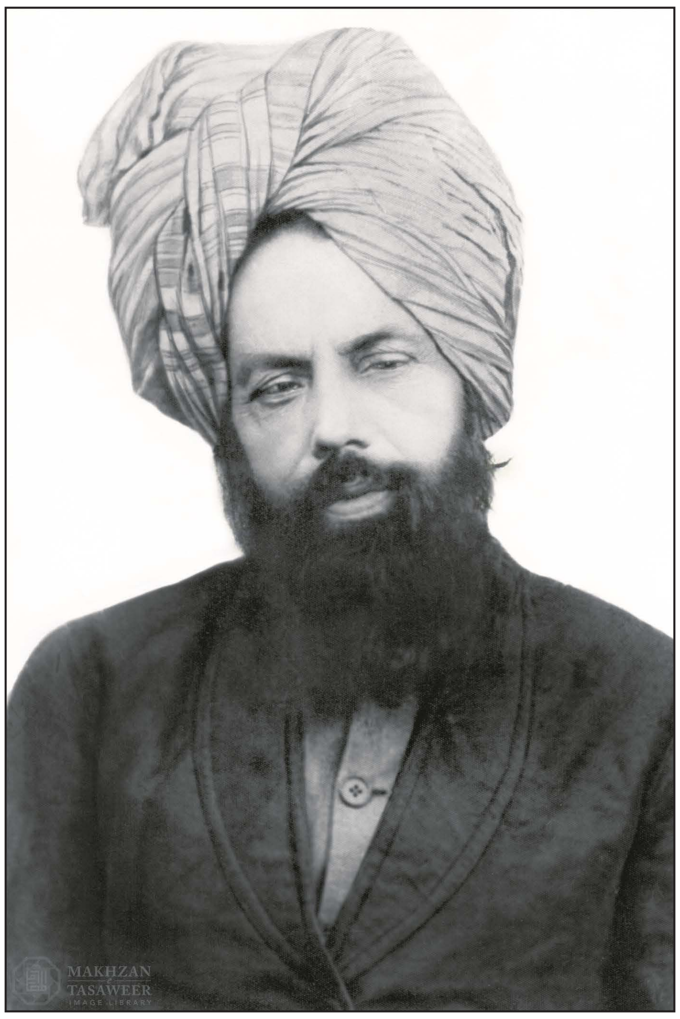

اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اسی طرح پر جو حالتیں مہلک بیماریوں کی ہوتی ہیں ان میں بھی نظر آجاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ مولوی صاحب کے معاملہ میں ایک عجیب بات دیکھی گئی کہ ان کی اصل مرض سرطان جس کو انگریزی میں کاربنکل کہتے ہیں بالکل اچھا ہو گیا بلکہ خود انہوں نے ہاتھ پھیر کر دیکھا اور یہی کہتے تھے کہ اب میں دو چار روز میں پھرنے لگوں گا آخر ذات الجنب کی وجہ سے سخت بخار ہو گیا جو 106 درجہ تک پہنچ گیا اور اسی عارضہ میں وفات پائی۔ 51دن تک وہ اس بیماری میں زندہ رہے۔ یہ زیادتِ ایام بھی استجابتِ دعا پر دلالت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس مرض سے ان کو آخر نجات دے دی۔ رہی موت، اس سے تو نہ کوئی بچا ہے نہ بچ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 164-165 ایڈیشن 1984ء)

قبر پر پڑھنے کی مسنون دعا

قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارتِ قبور کے لئے ایک سنّت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا میں مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان قبر پر جائے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ

...صاحب قبر کے واسطے دعائے مغفرت کرنی چاہیئے اور اپنے واسطے بھی خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیئے۔ انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنے کا محتاج ہے۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 167 ایڈیشن 1984ء)

اجل میں تاخیر نہیں

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا:۔ خدا تعالیٰ نے دعا کو قبول کر کے سرطان سے شفا دے دی۔ مگر جب کسی کی اجل آجاتی ہے تو پھر رک نہیں سکتی اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ دعا سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اجل کے آجانے سے پیشتر قبل از وقت جو دعا کی جاوے وہ کام آتی ہے ورنہ جان کندن کے وقت کون دعا کر سکتا ہے؟ ایسی سخت بیماری میں مولوی صاحب مرحوم کا اکیاون دن تک زندہ رہنا بھی استجابتِ دعا کا ہی نتیجہ تھا۔ یہ تاخیر بھی تعجب انگیز ہے۔ ہم بہت دعا کرتے تھے کہ آدمی اچھا ہے زندہ ہی رہے تب خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ یعنی کیا اگلے عالم کے تم قائل نہیں ہو جو اس دنیا کی زندگی کے واسطے اتنا زور دیتے ہو۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 170-171 ایڈیشن 1984ء)

ایک دعا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ الٰہی مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اندر کی آلودگیاں دور نہیں ہو سکتیں۔ جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے تو ایک طاقت آسمانی اس کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں اس شخص کو راہ دکھاؤں گا جو میری راہ میں مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم سب اندھے ہو مگر وہ جس کو خدا آنکھیں دے۔ اور تم سب مردے ہو مگر وہ جس کو خدا تعالیٰ زندگی دے۔... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ یا اللہ! مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 201-202 ایڈیشن 1984ء)

مغز عبادت کا دعا ہے

خود اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں مجھے یہ دعا سکھاتا ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ یہ دعا اس لئے سکھائی کہ وہ پیار رکھتا ہے ان لوگوں سے جو دعا کرتے ہیں کیونکہ دعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن:61) دعا کرو میں قبول کروں گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے۔ اور دوسرا اشارہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کے پیرایہ میں سکھانا چاہتا ہے کہ تو اکیلا ہے اور ایک وقت آئے گا کہ تو اکیلا نہ رہے گا۔ اور میں پکار کر کہتا ہوں کہ جیسا یہ دن روشن ہے اسی طرح یہ پیشگوئی روشن ہے اور یہ امر واقع ہے کہ میں اس وقت اکیلا تھا۔ کون کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ تیرے ساتھ جماعت تھی۔ مگر اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے موافق اور اس پیشگوئی کے موافق جو اس نے ایک زمانہ پہلے خبر دی، ایک کثیر جماعت میرے ساتھ کر دی ایسی حالت اور صورت میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو کون جھٹلا سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 218-219 ایڈیشن 1984ء)

مولانا مرزا نصیر احمد چٹھی مسیح۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے

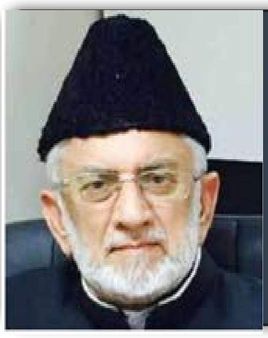

سرزمین روس کے میدانِ عمل میں

(چند یادداشتیں)

روس اور روسیوں سے ابتدائی تعارف

روس کے لیے بطور مبلغ تقرری کی پہلی غیررسمی نوید مؤرخہ 12دسمبر 1991ء کو لندن میں ملی جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان کے 1991ء کے تاریخ ساز جلسہ کو رونق بخشنے کے لیے تیاریوں میں مصروف تھے اور اسی روز خاکسار مع اہل و عیال حضور پُرنور سے الوداعی ملاقات کی سعادت حاصل کر چکا تھا۔قبل ازیں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں پاکستان سے ہوتے ہوئے قادیان کے اس مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کی تاکید فرما چکے تھے اور یہ حضورؒ کی مشفقانہ توجہ اور دعاؤں کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے غیرمعمولی حالات میں محض اپنے فضل سے خاکسار اور میری اہلیہ اور ہمارے پانچ بچوں کو اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کی سعادت بخشی اور اپنے خاص فضلوں سے نوازا۔ [1]

اس سے قبل خاکسار کے کبھی وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ کسی وقت مجھے روس کی سرزمین پر اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوگی۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اِسی سال یعنی 1991ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر پہلی بار روس کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا ایک وفد جس میں 19 ارکان شامل تھے لندن آیا۔

ان لوگوں کو جلسہ پر مدعو کرنے کے لیے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص مکرم کلیم خاور صاحب جو رشین ڈیسک کے انچارج تھے کو روس کے مختلف علاقوں میں بھیجا تھا۔حسن اتفاق سے اس وفد کی مہمان نوازی کرنے والوں کی ٹیم میں خاکسار کو بھی شامل کر دیا گیا اور یوں روسیوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور روس سے ایک تعارف بھی ہوا۔ تاہم اس وقت بھی خاکسار کے ذہن میں ایسا کوئی خیال پیدا نہ ہوا کہ کسی وقت روس کے میدانِ عمل میں قدم رکھنے کا موقع حاصل ہوگا۔

اس وفد میں بعض افراد تو اپنے اپنے ہاں کی حکومتوں میں بہت اونچے مناصب پر فائز تھے بلکہ ایک تو اپنے ہاں کی پارلیمنٹ کے رکن اور اپنے ملک کے جانے پہچانے مشہور شاعر بھی تھے۔ان کی پذیرائی کے لئے لندن میں ماسکو کے سفارتخانہ نے ایک سفارتکار کی ان کے ساتھ مستقل طور پر بطور ترجمان ڈیوٹی بھی لگادی تھی جو اکثر وقت ان کے ساتھ رہتا تھا۔ الغرض اس وفد کی وجہ سے روس کے ساتھ متعارف ہونے کا ایک موقع اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہم پہنچا دیا تھا۔

ابتدائی تیاری

قادیان سے جنوری 1992ء میں ہم لوگ پاکستان واپس پہنچے اور کچھ ہی عرصہ بعد باقاعدہ طور پر حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وکالت تبشیر میں موصول ہوا کہ حضور نے خاکسار کو ازبکستان بھجوائے جانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ تیاری کے سلسلہ میں خاکسار کو وکالت تبشیر ربوہ میں چند ماہ گزارنے کا موقع حاصل ہوا۔ اس وقت ہمارے پاس روس سے متعلق کوئی خاص معلومات نہیں تھیں جن سے اس سرزمین کے بارہ میں استفادہ کیا جاسکتا۔خصوصاً ازبکستان کے بارہ میں تو کوئی فائل نہ تھی نہ ہی وہاں پہلے سے کوئی مشن یا مرکز موجود تھا نہ ہی کوئی جماعت حتّٰی کہ وہاں کوئی ایک احمدی بھی نہ تھا ایک سنگلاخ سرزمین پر کلیۃً نئے سرے سے ایک نئی شجرکاری کا مرحلہ درپیش تھا۔حضور رحمہ اللہ کی تحریک پر اس وقت تک ایک دو وفد وقف عارضی کے لئے ضرور جا چکے تھے مگر ان کی رپورٹوں میں بے حد محدود باتیں درج تھیں جو صرف تاشقند میں ایک محدود قسم کی کارگزاری پر مشتمل تھیں اور کچھ افراد کے ایڈریسز تھے۔جن سے ان وفود کے رابطے ہوئے تھے۔ برادرم مکرم نواب منصور احمد خان وکیل التبشیر نے حوصلہ افزائی کی۔ روس سے متعلق مواد کا مطالعہ شروع کیا۔ بالآخر ماہ اکتوبر میں ویزا کے حصول کی کارروائی شروع ہوئی اور اسلام آباد میں واقع روسی سفارتخانہ نے 12نومبر سے 26نومبر تک صرف دو ہفتوں کا ویزا جاری کیا۔ چنانچہ اسی کے مطابق پی آئی اے کے ذریعہ اسلام آباد سے تاشقند کے لیے 12نومبر 1992ء کی سیٹ بک کروائی گئی۔

---

1. اس جلسہ کے اختتام کے بعد قادیان سے واپس پاکستان کے لئے روانگی سے قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معجزانہ طور پر ایسے حالات پیدا فرما دیئے کہ میری ایک دیرینہ خواہش کو پورا فرماتے ہوئے ہم سب کو چولہ حضرت بابا نانک رحمہ اللہ علیہ کی زیارت کی بھی سعادت بخشی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

1991ء کے جلسہ پر آنے والے ایک روسی ممبر
(دائیں سے تیسرے)

دائیں سے دوسرے مکرم کلیم خاور مرحوم
دائیں سے پانچویں نمبر پر خاکسار

روانگی برائے تاشقند

11نومبر کو خاکسار مع اہل و عیال ربوہ سے دفتر کی گاڑی پر اسلام آباد کے لیے روانہ ہوا۔ رات اسلام آباد کے گیسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔

اگلے روز صبح ائیرپورٹ کے لیے روانہ ہوئے۔ ائیرپورٹ پر برادرم مکرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب (ناصر دواخانہ ربوہ) بھی منتظر تھے جو اسی فلائیٹ پر تاشقند کے لیے اپنا وقف عارضی بھگتانے کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ انہوں نے پہلے سے مجھے خبردار کیا ہوا تھا کہ وہ وقف عارضی پر خاکسار کے ہمراہ جائیں گے۔ خاکسار نے بیوی بچوں اور اپنی خوشدامن جو ہمراہ آئی ہوئی تھیں سب کو الوداع کہا اور ان سے رخصت ہوکر مکرم رفیع ناصر صاحب کے ہمراہ ائیرپورٹ میں داخل ہوا۔ جلد ہی تمام مراحل میں سے ہم بخیر و عافیت گزر گئے اور جہاز اپنے وقت پر عازمِ تاشقند ہوگیا دن کا وقت تھا اس لیے نیچے کا منظر بہت صاف تھا۔ برفانی چوٹیوں کو پھلانگتے ہوئے ہم لوگ تقریباً تین گھنٹے کی پرواز کے بعد دوپہر کے ڈیڑھ بجے کے قریب بخیر و عافیت تاشقند ائیرپورٹ پر اترے اور یوں سابق سوویت یونین کی سرزمین میں ہم داخل ہو گئے۔ ائیرپورٹ کے مراحل سے گزرتے وقت متعدد مواقع پر سخت ذہنی کوفت کا سامنا ہوا۔ ائیرپورٹ پر کام کرنے والا عملہ مقامی ازبک افراد کی بجائے غالباً ماسکو سے آئے ہوئے خالص کمیونسٹ روسی تھے جو بڑی ترش روئی سے ایسے پیش آرہے تھے گویا مسافر لوگ کوئی جرائم پیشہ اور قیدی لوگ ہیں جو ایک جیل سے دوسری جیل میں منتقل کئے جارہے ہیں۔ امیگریشن والا افسر ہر مسافر کو اپنے سامنے بالکل اٹینشن (Attention) کھڑا ہونے کا حکم دیتا تھا اور اس دوران قطعاً کسی قسم کی حرکت کرنے یا آنکھ جھپکنے کی اجازت نہ تھی۔ امیگریشن آفیسر سامنے کھڑے شخص کی تصویر کی ہر نوک پلک کو اس کے چہرے کے ہر خدوخال کے ساتھ ملانے کے لئے پاگلوں کی طرح اوپر نیچے سر کو حرکت دے رہا تھا۔ میں نے ذرا سی حرکت کی اور ایک سیکنڈ کے لئے ذرا دائیں یا بائیں دیکھا تو اس نے بڑا کرخت قسم کا فوجی کاشن دیا کہ ”Look Forward“۔ بہرحال ایک مقدس مشن پر ہم لوگ آئے تھے لہٰذا یہ تلخ گھونٹ تو پینا پڑا۔ اس کے بعد ایک نئی جہالت کا سامنا ہوگیا کہ تمہارے پاس جتنی بھی فارن کرنسی ہے وہ سب کی سب باہر نکال کر افسر متعلقہ کے سامنے اپنی جیب سے نکال کر اور اس کو دکھا کر جیب میں واپس ڈالو اور پھر وہ فارم پر دستخط کرے گا اور وہ فارم ہمارے پاس رہے گا اور بوقت خروج وہ کرنسی دوبارہ چیک ہوگی تا پتہ چلے کہ تم کتنی کرنسی لائے تھے اور کتنی واپس لے کر جارہے ہو اور کہیں ہمارے ہاں سے ڈالر یا پاؤنڈ وغیرہ کما کر تو نہیں جارہے۔ بہرحال نئی نئی جہالتیں درپیش تھیں اس سے جان چھوٹی تو ایک اور مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ ابھی ائیرپورٹ کے اندر ہی تھے کہ کوئی افسر نما شخص آیا اور اس نے ہم سے پاسپورٹ لے لئے۔ ہم اس پر بہت حیران تھے کہ اب کیا ماجرا ہے؟ پتہ چلا کہ یہ دراصل مختلف ایجنٹوں کی آپس میں لاگت بازی تھی ہر ایک کی کوشش تھی کہ زیادہ سے زیادہ مسافروں پر اس کا قبضہ ہو اور وہ ٹیکسی کروانے اور ہوٹل کی بکنگ کرا کر دینے میں جتنے زیادہ سے زیادہ پیسے بٹور سکے بٹور لے۔ ہمیں اس کا تجربہ نہ تھا دنیا کی کئی ائیرپوٹوں سے گزرتے رہے تھے مگر اس طرح کی خباثتیں دیکھنے میں نہ آئی تھیں۔ حیرت اس بات پر تھی کہ غیرمتعلقہ لوگ ائیرپورٹ کے اندر اتنی دور تک گھس آئے ہوئے تھے۔ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ سوویت یونین کی باقیات ہیں یا سوویت یونین کے ٹوٹنے کی برکات ہیں۔ بہرحال ہمارے اناڑی پن نے بہت کوفت پہنچائی۔ حیران سرگردان ائیرپورٹ سے باہر آکر کھڑے ہو گئے اور خدا خدا کر کے کسی طرح

پاسپورٹ واپس حاصل کیے۔

کہاں جائیں اور کس کے پاس

ہمیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ تاشقند میں ہم نے کہاں اور کس کے پاس جانا ہے۔ ازبکستان میں نہ تو کوئی مشن تھا نہ ہی جماعتی مرکز نہ ہی کوئی جماعت نہ ہی کوئی احمدی مقامی نہ غیر مقامی نہ ہی کوئی واقف نہ دوست نہ شناسا۔ یہ ایک ایسا دشت لگ رہا تھا جہاں دور دور تک کسی قسم کے پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ ایک ایسی بنجر زمین جہاں خالصتاً نئے سرے سے بالکل نئی شجر کاری کرنی تھی اور یہ خالصتاً خدا تعالیٰ کے خاص فضل پر مبنی تھا۔ بہرحال ائیرپورٹ سے کچھ معلومات حاصل کر کے تھوڑی سی کرنسی تبدیل کرا کے ہم لوگ ایک ٹیکسی پر سامان لاد کر ایک ہوٹل پہنچے جس کا نام ''لفظک'' ہوٹل تھا۔ اوپر کی منزل پر ایک کمرہ میں ہم نے سامان رکھا اور پھر کھانے

تاشقند میں خاکسار اور میرے دائیں مکرم رفیع احمد ناصر صاحب۔ ہمارے پیچھے ایک Monument ہے جس پر سابق روس کی پندرہ ریاستوں کی نمائندگی، پندرہ پلیٹوں کے ذریعہ کی گئی ہے اور سب سے اوپر USSR کی نمائندہ پلیٹ ہے۔

کی تلاش میں ہم دونوں نیچے آئے کہ شاید ریسٹوران میں کھانا مل جائے گا مگر وہاں سوائے پتلے شوربے اور ایک سوکھی ڈبل روٹی کے اور کچھ بھی دستیاب نہ تھا۔

ہم نے اسی کو غنیمت سمجھا۔ بعض مقامی افراد کو ہم نے یہی ماحضر بڑے شوق سے تناول کرتے دیکھا تو ہمیں طریقہ سمجھ میں آ گیا اور ہم نے وہ لکڑی کی طرح کا سخت ڈبل روٹی کا ٹکڑا بڑے سے پیالے میں بھرے ہوئے شوربے کے بحر بے کنار میں ڈبو دیا اور وہ نرم ہو گیا اور ہم دونوں نے بھی اسی شوق کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اسے تناول کر لیا۔ نمازیں ہم نے اپنے کمرہ میں ہی باجماعت ادا کر لیں۔ روانگی سے قبل مکرم سید نادر سیدین صاحب جو ایک وقف عارضی تاشقند میں بھگتا چکے تھے نے ایک اُردو ڈکشنری اسلام آباد سے اپنے ہمراہ تاشقند لے جانے کو کہا تھا جو تاشقند میں ان کے ایک شناسا مکرم راضیو اسماعیل کو پہنچانی تھی۔ ان کا فون نمبر انہوں نے ہمیں دیدیا تھا۔ ڈکشنری پاس تھی۔ ہم نے سوچا کہ ان کو فون کر کے کم از کم اطلاع ضرور کر دیں۔ چنانچہ ہم دونوں پھر نیچے آئے کہ فون تلاش کیا جائے ہوٹل میں یہ سہولت موجود نہ تھی۔ ہوٹل سے باہر نکلے تو ایک مقامی باشندے سے ملاقات ہوئی اس سے ہم نے ٹیلی فون کے بارہ میں اشارہ سے دریافت کیا۔ اس نے ہمیں ایک سمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ بالآخر وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا اور وہاں اس نے پہلے تو چائے پیش کی جس میز پر ہم لوگ موجود تھے وہ انواع و اقسام کی نعمتوں سے میزبان نے بھر دی تھی۔ ہم حیران ہو رہے تھے کہ ان کی مہمان نوازی کیسی بے لوث ہے دونوں فریق ایک دوسرے کے لئے کلیۃً اجنبی تھے۔ اس کا نام رحمت اللہ تھا اور بہت ہی اخلاص سے پیش آ رہا تھا بالآخر وہ فون لیکر آیا ہم سے فون نمبر لے کر پہلے تو اسمٰعیل صاحب کے گھر فون کیا پھر ان کی اہلیہ صاحبہ کے بتانے پر کسی اور جگہ ڈائل کیا اور وہاں اسماعیل صاحب مل گئے (اسماعیل صاحب تاشقند یونیورسٹی کے ایک کالج میں تاریخ کے پروفیسر تھے۔)

ہم نے ان سے اپنا تعارف بیان کیا اور سید نادر سیدین صاحب کا حوالہ دیا اور بتایا کہ ان کی ڈکشنری آ گئی ہے۔ وہ فرطِ مسرت سے اسی وقت اپنی گاڑی میں وہاں پہنچ گئے اور ہمیں سامان سمیت اٹھا کر زبردستی اپنے گھر لے گئے۔ ہم نے بہت عذر کیے مگر وہ ہماری ایک بھی سننے کو تیار نہ تھے۔ ان کا گھر تاشقند شہر کے ایک کنارے پر تھا اور مرکزی حصہ سے بہت دور تھا۔ تین چار روز اصرار سے انہوں نے اپنے ہاں ہی رکھا۔

حضرت امام بخاریؒ کے مزار مبارک پر حاضری

اس دوران ہم دونوں نے پروگرام بنایا کہ سمرقند اور بخارا کا بھی چکر لگا لیا جائے چنانچہ مکرم راضیو اسماعیل صاحب سمیت ہم نے ان کی اہلیہ کے ایک عزیز شوکت نامی ڈرائیور کی ٹیکسی کرایہ پر لی اور ہم لوگ مؤرخہ 14نومبر کو براستہ سمرقند، بخارا کے لیے روانہ ہوئے۔

سمرقند پہلے آتا ہے وہاں اندرون شہر ہم نے چند قدیمی عمارتیں دیکھیں۔ خصوصاً امیر تیمور کے مزار پر گئے جن کو ''شاہ زندہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے اور ان کی قبر کو ''گورِ امیر'' بھی کہا جاتا ہے۔ وہاں اور بھی بعض قدیم بادشاہوں سرداروں اور شاہی خاندان کے افراد کی قبریں تھیں سب پر دعا کا موقع ملا۔ پھر وہاں سے نکل کر ہم لوگ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر پہنچے جو شہر کے باہر جانب جنوب مغرب ایک الگ قریہ میں واقع ہے۔ وہاں بھی دعا کی توفیق ملی اور عجیب کیفیت سے گزرے۔ ایک طرف تو یہ امام ائمہ احادیث کا مدفن دوسری طرف وہی وہ خاک تھی جس سے نکل کر سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آباؤاجداد ہندوستان پہنچے اور آج پھر انہیں کی جوتیوں کی خاک کے طفیل یہ دو عاجز غلام ایک مقدس مزار پر اسی سرزمین پر سینکڑوں سال بعد پہنچے ہوئے تھے۔ جب ہم نے دعا ختم کی تو پیچھے کھڑے اسماعیل صاحب نے آواز دی (اسماعیل صاحب بہت اچھی اُردو بول لیتے ہیں) ''مرزا صاحب

بخارا میں ایک قدیمی مدرسہ کے سامنے خاکسار، راضیو اسمٰعیل صاحب اور مکرم محمد رفیع صاحب ناصر

آپ نے مروا دیا۔ ذرا پیچھے دیکھو'' ہم نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو باراتیوں کا ایک لشکر دولہا دلہن سمیت کھڑا تھا۔ ان کا ہمیں پتہ ہی نہ چلا کہ یہ کب ہمارے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ پتہ چلا کہ وہ اپنے دستور کے مطابق دولہا دلہن کو لے کر حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے مزار پر حاضری دینے آئے تھے۔ یہاں جب پہنچے تو دیکھا کہ ہم لوگ کھڑے دعا میں مصروف ہیں تو وہ بھی بغیر کسی قسم کے شور کے چپکے سے شامل ہو گئے اور تا آنکہ ہم لوگوں نے آمین کہیں وہ بھی شامل رہے۔ بہرحال وہ ہم پاکستانی اجنبیوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اصرار کیا کہ ان کے ساتھ ہم تصویر کھنچوائیں۔ چنانچہ ہم لوگوں نے ان کی فرمائش پوری کی۔ ازاں بعد ہم لوگ وہاں سے روانہ ہو کر تاحد نگاہ پھیلے ہوئے کپاس کے کھیتوں میں سے گزرتے ہوئے شام کے وقت بخارا پہنچے۔ یہاں سے بھی چند افراد جو حکومت کے اونچے مناصب پر فائز تھے اسی سال (1991ء) جلسہ سالانہ یوکے میں شامل روسی وفد کا حصہ تھے۔ ان کی تلاش کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ چنانچہ ہم لوگ مکرم اسماعیل صاحب کے ہمراہ انہی کے ایک دوست کے ہاں شب باشی کے لئے چلے گئے۔ اگلی صبح ہم لوگ بخارا کا شہر دیکھنے کے لئے نکلے اور بعض پرانے مدرسے اور بعض مزارات دیکھے۔ خصوصاً حضرت سید بہاؤالدین نقشبندی رحمہ اللہ کے مزار کی زیارت کا بہت لطف آیا اور وہاں دعا کا موقع بھی ملا۔ بخارا کا پرانا قلعہ بھی دیکھا بعض قدیمی باغات بھی دیکھے اسی روز شام کو ہم واپس تاشقند لوٹ آئے۔

اگلے روز ہم نے اسماعیل صاحب سے کہا کہ شہر یہاں سے بہت دور پڑتا ہے اس لئے خیال یہ ہے کہ شہر میں ہم کوئی جگہ کرایہ پر لے لیں۔ اتفاق سے ان کا ایک فلیٹ شہر میں بھی تھا۔ چنانچہ وہ فلیٹ ہم نے 5 ڈالر یومیہ کرایہ پر لے لیا اور وہاں منتقل ہو گئے اور اس لحاظ سے ہمیں شہر کے اندر نقل و حرکت میں آسانی ہو گئی۔

ماسکو میں ہمارا مرکز اور مکرم خالد چیمہ

اب ہمارا ٹارگٹ مستقل ویزا کا حصول تھا۔ مکرم رفیع ناصر صاحب تو آئے ہی صرف دو ہفتہ کے وقف عارضی کے لئے تھے مگر خاکسار کو تو مستقل ویزا کے حصول کے لئے کچھ کرنا تھا۔ چنانچہ اس کے لئے مختلف کوششیں کیں۔ کئی مشورے ملے۔ بالآخر لندن وکالت تبشیر سے ماسکو میں مقیم ہمارے ایک احمدی نوجوان مکرم خالد چیمہ صاحب کا پتہ چلا۔ ان سے فون پر مشورہ کیا تو انہوں نے بلا حیل وحجت فوراً ہی دعوت دے دی اور اصرار کیا کہ آپ ماسکو آ جائیں میں یہاں سے ویزا لگوا دوں گا۔ چنانچہ ہم دونوں فوراً ماسکو روانہ ہو گئے۔ وہاں جاتے ہی مکرم چیمہ صاحب نے ایک صاحب کی معرفت ایک سال کا ویزا لگوا دیا۔ فالحمدللہ۔ اس کی اطلاع جب خاکسار نے بذریعہ ٹیلی فون لندن بھجوائی تو حضور انور رحمہ اللہ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ مکرم رفیع صاحب تو اپنے محدود ویزا کی وجہ سے دو روز مزید رہ کر واپس تاشقند اور پھر وہاں سے واپس پاکستان تشریف لے آئے۔ مگر خاکسار کو وہاں تقریباً تین ہفتے قیام کا موقع ملا اس دوران مکرم خالد چیمہ صاحب نے مہمان نوازی اور ہر کام میں بہترین اور مثالی تعاون کا حق ادا کر دیا۔ ان کے تعاون کی خبر جب حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہوئی تو حضور بھی خوش ہوئے کہ ایک لحاظ سے ہمارا ماسکو میں بھی مرکز موجود ہے۔ اس دوران بعض اور بھی جماعتی کاموں کی توفیق مکرم چیمہ صاحب کو ملی۔ بلکہ بعد میں جب ہمارا پانچ مبلغین کا ایک وفد روس میں تعینات ہو کر ماسکو آیا تو مکرم چیمہ صاحب ہی نے ابتدائی کاموں میں ان کی

خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح ماسکو کی ایک علم دوست خاتون کو بھی جلسہ سالانہ یوکے یا شاید کسی اور موقع پر اپنے ذاتی خرچ پر لندن بھجوانے کی سعادت حاصل کی۔ چیمہ صاحب کا گھر ہمارا نمازوں کا اور علاوہ ازیں نماز جمعہ کی ادائیگی کا بھی مرکز بنا۔ خاکسار کو غالباً تین جمعے وہاں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس موقع پر شہر کے مختلف حصوں میں موجود بہت سے احمدی نوجوان جن کی تعداد دو درجن تک پہنچ جاتی تھی جمعہ کی ادائیگی کے لئے آجاتے تھے اور ایک اچھی خاصی جماعت بن جاتی تھی۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب حافظ آبادی جو بعد میں زندگی وقف کر کے معلم اصلاح و ارشاد کے طور پر خدمت بجالاتے رہے بھی ان دنوں ماسکو میں تھے اور ہمارے ہاں روزانہ ہی آجاتے تھے۔ ایک مرتبہ نماز جمعہ کے بعد خاکسار نے سب دوستوں کو تحریک کی کہ یہ ایک اچھا موقع ہے کیوں نہ ہم شہر کے مرکزی حصہ جو Kremlin Square کہلاتا ہے چلیں اور ایک اجتماعی تصویر یعنی گروپ فوٹو بنالیں جو ایک اچھی یادگار رہ جائے گی۔ چنانچہ اکثر دوست شامل ہوگئے۔ ہم لوگ انڈر گراؤنڈ (جسے ماسکو میں METRO کہا جاتا ہے) پر بیٹھ کر کریملین سکوائر (Kremlin Square) پہنچے وہاں اس میدان کے عین وسط میں ہم لوگوں نے گروپ فوٹو بنوائی۔ اس فوٹو کا ایک پرنٹ تو میرے پاس رہ گیا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا نیگیٹو ایک نوجوان نے گم کر دیا۔ ماسکو میں قیام کے دوران لندن سے مختلف ہدایات ملتی رہتی تھیں زیادہ تر ان کا تعلق مزید مبلغین کو کسی طور سے وہاں اسپانسر کرنے اور ان کے ویزا کے حصول کے لئے معلومات حاصل کرنے کے بارہ میں تھا۔

ویزا لگ جانے کے بعد خاکسار کا پروگرام بنا کہ دو تین روز تک واپس تاشقند چلا جاؤں۔ اس کے مطابق 9 دسمبر کو واپسی تھی مگر اسی روز لندن سے فون پر پیغام ملا کہ آج کا تاشقند کا پروگرام ملتوی کر دو ابھی ماسکو میں ہی رہو۔ چنانچہ پروگرام ملتوی کر دیا اور لندن سے آمدہ ہدایات کی روشنی میں مزید مبلغین کی آمد ممکن بنانے کے لئے اسپانسرشپ کے لئے کاروائی کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح جماعت کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں معلومات نیز کونسٹیٹیوشن (CONSTITUTION) کے روسی ترجمہ وغیرہ امور کے سلسلہ میں پیش رفت معلوم کی گئی۔ وہاں مقیم تقریباً تمام نوجوانوں سے تعارف بھی حاصل ہوا۔ ان میں سے متعدد کی داستانیں بہت ہی تکلیف دہ ہیں ان میں بعض ایجنٹوں کے ہاتھ لگ کر بہت نقصان اٹھا چکے تھے۔ ان میں سے کئی ایسے تھے جو مکرم خالد چیمہ صاحب کے پاس آئے اور ان سے مدد کے طالب ہوئے اور اس لحاظ سے عملاً چیمہ صاحب کو خدمت خلق کا بھی موقع ملتا رہا۔ خالد چیمہ صاحب کا تعلق تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ سے تھا ان کی اپنی فیملی نیویارک میں تھی اور وہ اپنے بعض اعزّہ کی خدمت کے سلسلہ میں ماسکو آئے اور یہاں کافی عرصہ ان کو مجبوراً رہنا پڑ گیا اور اس طرح انہیں اس دور میں جماعتی خدمت کا بھی موقع مل گیا۔ انہی دنوں میں ہمارے ایک اور احمدی نوجوان تاشقند سے ماسکو پہنچے اور وہ بھی چیمہ صاحب کے ہاں ہی مقیم ہوئے۔ ان سے ایک احمدی طالب علم کا پتہ چلا جو پشاور سے تعلق رکھتے ہیں اور ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تاشقند آئے ہوئے تھے۔ اس احمدی نوجوان کا نام میرے ذہن سے اتر گیا ہے (غالباً یاسین تھا) اس نے مجھے بتایا کہ جس جہاز سے وہ اسلام آباد سے تاشقند آرہا تھا اس پر اس احمدی طالب علم جس کا نام منیر احمد ہے کے والد صاحب (مکرم بشیر احمد خان صاحب اورکزئی ایڈووکیٹ اچینی پایان۔ پشاور) بھی آئے ہیں اور ان سے منیر احمد کا پتہ چلا ہے چنانچہ اس نوجوان نے مجھے منیر احمد کا ایڈریس دیا اور تاکید کی کہ جب میں تاشقند جاؤں تو اس احمدی طالب علم سے بھی رابطہ کروں۔ میرے لئے یہ معلومات بہت ہی غنیمت تھیں اور حقیقت یہ ہے کہ تاشقند میں جماعت کے قیام کے سلسلہ میں یہ بات سنگ بنیاد ثابت ہوئی۔ ایک اور نوجوان بھی ان دنوں چیمہ صاحب کے پاس پاکستان سے پہنچے جن کا نام منور احمد صاحب ڈار تھا ان سے پاکستان میں تعارف حاصل ہوا تھا اور وہ اس سے پہلے بھی روس کا ایک چکر لگا چکے تھے۔

تاشقند واپسی

خاکسار 12 دسمبر کو واپس تاشقند آگیا اور اس مرتبہ ایک اور ہوٹل یاشلک میں قیام پذیر ہوا۔ روس میں یہ قانون تھا کہ غیر ملکی اور ٹورسٹ حضرات ہر صورت کسی ایسے ہوٹل میں قیام کریں جہاں وہ اپنے اخراجات وغیرہ کی ادائیگی فارن کرنسی مثلاً پاؤنڈ سٹرلنگ یا ڈالرز میں کریں اس کی عدم پابندی کی صورت میں پولیس کو حق حاصل تھا کہ وہ ایسے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرے اور آئے دن اس وجہ سے ہوٹلوں پر چھاپے بھی پڑتے رہتے تھے۔ اور ایسے لوگ جو بعض سستے ہوٹلوں میں قیام پذیر ہوتے یا وہ لوکل کرنسی میں بل وغیرہ ادا کر رہے ہوتے تھے تو پولیس اکثر ان لوگوں کو تنگ کرتی رہتی تھی۔ ہوٹل ''یاشلک'' میں خاکسار تقریباً دس بارہ روز مقیم رہا مگر ایسا کوئی اتفاق میرے ساتھ پیش نہ آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے فضل سے اپنی حفاظت میں رکھا۔ دو تین دن تو سخت پریشانی اور بے بسی کے عالم میں گزرے کیونکہ اب میں یکہ و تنہا تھا کوئی ساتھی کوئی دوست کوئی واقف کار نہ تھا نہ یہاں جماعت تھی نہ ہی کوئی مرکز تھا نہ یہاں ابھی تک ہمارا مشن قائم ہوا تھا نہ ہی زبان سے واقفیت۔ انگریزی بہت ہی کم لوگوں کو آتی تھی اکثریت میرے لئے اور اکثریت کے لئے میں خود گونگا تھا۔ ہوٹل کی جس منزل پر خاکسار کی رہائش تھی اس کا ٹھیکہ افغانیوں نے لیا ہوا تھا ان سے بوقت مجبوری کچھ نہ کچھ بات چیت ہوجاتی تھی مگر اس کے علاوہ میرے چاروں طرف ناواقفیت اور ناشناساؤں کا ایک سمندر تھا اس بیچارگی اور بے بسی کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اپنے آپ کو ہر طرف سے منقطع پا کر خدائے واحد و یگانہ کے حضور گریہ وزاری اور التجائیں پیش کرنے کا موقع بہت ملا۔ بالآخر یہی سوچا کہ کم از کم احمدی طالب علم منیر احمد کو تو تلاش کیا جائے ایک دن ٹیکسی کرائے پر حاصل کی اور پرانے شہر کے اس حصہ میں جو 1966ء کے زلزلے سے بچ رہا تھا بہت گھومے پھرے اور آخر سارے دن کی محنت کے بعد شام کے وقت نہ صرف منیر احمد سے ملاقات ہوگئی بلکہ اس کے ایک احمدی کزن قاسم خان سے بھی ملاقات ہوگئی یہ دونوں پشاور سے اکٹھے حصول تعلیم کی غرض سے یہاں آئے ہوئے تھے بے حد خوشی ہوئی ان کو بھی اور ان سے زیادہ مجھے ہوئی۔ دونوں ہی بہت تعاون کرنے والے پیارے نوجوان ثابت ہوئے۔

پہلا رابطہ

انہوں نے بتایا کہ دراصل جو ایڈریس مجھے دیا گیا تھا وہ ان کا پوسٹل ایڈریس تھا جو ایک مقامی طالب علم ''اسحاق جمالوف زین الدینچ'' کا تھا (اس کا اپنا نام اسحاق اور جمال غالباً اس کے والد مرحوم تھے اور زین الدین اس کے دادا مرحوم کا نام تھا۔ روسی تسلط کے بعد سے مسلمانوں کے ناموں میں اسی طرح کی دستبرد ہوتی تھی) اس کی ڈاک اسی کی معرفت آتی تھی۔ اسحاق خود بھی ان کی طرح یونیورسٹی کا طالب علم تھا اور بی اے کے امتحان کی تیاری میں مصروف تھا۔ ان دونوں عزیزوں نے مجھے اس کا غائبانہ تعارف یوں کرایا کہ یہ لڑکا بہت نیک اور ذہین اور محنتی نوجوان ہے اس کا تعلق بخارا سے ہے۔ ان دونوں نے مجھے اصرار سے کہا کہ اس کو ضرور تبلیغ کریں بلکہ کہنے لگے کہ مربی صاحب اگر آپ نے اس کو احمدی بنالیا تو آپ سمجھیں کہ آپ نے سارا ازبکستان احمدی کرلیا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ بالآخر اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی توجہ اور دعا کی برکت سے اس عزیز نوجوان کے دل میں احمدیت کی صداقت کا نور داخل کر دیا اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

خاکسار نے ان دنوں معمول یہ بنالیا کہ شام کو کبھی کبھار اپنے ان احمدی طلباء سے ملنے ان کے ہوسٹل چلا جاتا کبھی وہ میرے ہاں آجاتے۔ اس دوران اسحاق جمال میرے بہت قریب آچکا تھا شام کے وقت اکثر ہم دونوں باہر نکل جاتے۔ مجھے ہر جگہ ترجمان کی ضرورت پڑتی تھی اور اسحاق اس ضرورت کو بہت حد تک کامیابی سے پورا کر دیتا تھا۔ ہماری گفتگو اور ذریعہ رابطہ انگریزی کے توسط سے ہوتا تھا۔ اسحاق اس وقت بی اے کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا اور انگریزی خوب اچھی سمجھ لیتا تھا۔ بہت کم اس بات کا اتفاق ہوتا کہ اسے مجھ سے کوئی لفظ پوچھنے کی نوبت آتی۔ روسی اور ازبک زبان دونوں زبانوں پر اسے بہت اچھی دسترس حاصل تھی۔

اسحاق جمال

یہاں اسحاق کا مزید تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اسحاق کا تعلق بخارا کے ریجن میں واقع گاؤں BOLTAKARA سے تھا۔ اس کے والد مرحوم کا نام جمال الدین تھا۔ والد مرحوم اسحاق کو دو سال کی عمر میں داغ مفارقت دے گئے تھے اور پھر ان سب بہن بھائیوں کو ان کی بیوہ والدہ نے شدید محنت شاقہ سے پالا پوسا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد گریجوایشن کے لئے اسحاق تاشقند آگیا تھا اور یونیورسٹی میں داخل ہوگیا تھا۔ اسحاق باکسنگ کا بھی چیمپئن تھا اور اپنے صوبہ میں سکول کی سطح پر چیمپئن شپ حاصل کرنے کے علاوہ صوبہ فرغانہ میں بھی چیمپئن شپ حاصل کر چکا تھا۔ طبیعت بہت جوشیلی مگر مذاق بہت سلجھا ہوا۔ جتنا عرصہ خاکسار تاشقند میں رہا میں نے کبھی اس نوجوان کے منہ سے کسی قسم کا کوئی بیہودہ لفظ یا کلمہ نہیں سنا۔ کبھی کسی قسم کا لغو مذاق میں نے نہیں پایا۔ کسی قسم کی کوئی لغو عادت اس میں نہ تھی۔ شراب ازبکستان میں عام ہے اور اکثر مسلمان بھی خوب طمطراق سے پیتے ہیں۔ گھروں میں جب بھی کسی کو دعوت پر بلاتے ہیں تو اونچے طبقے کے لوگ شراب کے بغیر اس دعوت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اسحاق نہ صرف شراب سے مصئون بلکہ میں نے کبھی اسے سگریٹ نوشی کرتے بھی نہ دیکھا تھا۔ ہر قسم کی لغویات سے یہ نوجوان جس کی عمر صرف بیس برس تھی کلیۃً دور تھا۔ اس کے باوصف نماز میں اس قدر پکا تھا کہ کوئی بھی حالات ہوں ہمیشہ نماز اپنے اول وقت پر پڑھتا تھا۔ اس کی نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی عادت دیکھ کر اکثر میں خود شرمندہ ہوجاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا یہ لڑکا کسی احمدی گھرانہ میں پیدا ہوا ہو اور بچپن سے ہی اطفال الاحمدیہ اور پھر خدام الاحمدیہ کے تمام مجلسی کاموں میں برابر حصہ لیتا رہا ہو۔ میں نے اسے بہت قریب سے دیکھا اور پرکھا بفضلہ تعالیٰ یہ نوجوان ہر لحاظ سے بہت قابل رشک تھا۔ بے حد ذہین اور زیرک اور صاف سیدھی بات کرنے کا عادی جس میں کوئی فریب نہ تھا۔ الغرض ہمارے ان احمدی طلباء عزیزان منیر

احمد اور قاسم خان کی اس بات کی سچائی بہت حد تک ظاہر ہوگئی کہ اگر یہ لڑکا احمدی ہوجائے تو ازبکستان میں احمدیت کے لئے ماشاءاللہ بہت اچھی بنیاد بن سکتا ہے۔ جمعہ کی ادائیگی کے لیے باقاعدگی سے اسحاق میری رہائش گاہ پر آجاتا اور اکثر یہ دونوں عزیز بھی آجاتے اور بعض اوقات کوئی پاکستانی احمدی نوجوان جو اتفاق سے تاشقند آئے ہوئے ہوتے اور ہم سے رابطہ ہوجاتا تو وہ بھی آکر جمعہ میں شامل ہوجاتے اور اس لحاظ سے بفضلہٖ تعالیٰ ہمارا جمعہ باقاعدگی سے منعقد ہوتا رہا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اسی دوران مجھے ہوٹل سے اپنی رہائش تاشقند کے علاقہ بازار میں واقع ایک عیسائی فیملی کے ہاں منتقل کرنی پڑی۔ یہ دونوں میاں بیوی بہت ہی شریف النفس انسان تھے۔ ادھیڑ عمر سے گزر کر بڑھاپے کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔ میاں کا نام وکٹر اور بیوی کا نام SHORA تھا۔ کمرے کے کرایہ کے علاوہ میں ان کو کھانے کے پیسے بھی ادا کرتا تھا اور رقم معقول تھی اور کھانا بھی صاف ستھرا ہوتا تھا۔ یہاں جنوری کے آخر تک خاکسار نے قیام کیا اور اس دوران میں ہم لوگ نماز جمعہ وغیرہ ادا کرتے رہے۔

روس کے لئے مزید مبلغین کرام

جنوری کے آخر میں مرکز سے اطلاع ملی کہ یکم فروری کو ہمارے پانچ مبلغین بشمول ایک ڈاکٹر روس کے لئے تعینات ہوکر تاشقند پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ یہ پانچوں احباب یکم فروری کو بفضلہٖ تعالیٰ خیروعافیت سے بذریعہ پی آئی اے تاشقند پہنچ گئے۔ یہ احباب مندرجہ ذیل تھے۔

1) مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد

2) مکرم حافظ سعید الرحمٰن

3) مکرم رانا خالد احمد

4) مکرم مشہود احمد

5) مکرم حسن طاہر بخاری

ان کا پروگرام دراصل آگے ماسکو جانے کا تھا کیونکہ ان کی تقرری ماسکو، قازان اور بیلاروس، لٹوانیا وغیرہ کے علاقوں کے لئے ہوئی تھی۔ دو دن یہ احباب تاشقند میں رہے اور بعض علاقے دیکھ کر تاشقند کی فضاؤں سے لطف اندوز ہوکر یہ احباب ماسکو روانہ ہوگئے اور 3 فروری 1993ء کی رات کو یہ خیروعافیت سے مکرم خالد چیمہ صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ اسحاق نے ان دودنوں میں ان احباب کی معیت میں بہت خوشی محسوس کی اور ہمارے یہ احباب بھی اسحاق کی خوش خلقی سے بہت متاثر ہوئے۔ ان احباب کے جانے کے بعد خاکسار نے اسحاق کے اصرار پر اپنی رہائش تاشقند کے ایک علاقہ چلن زار میں واقع ایک فلیٹ جومنیر احمد اور اسحاق نے مشترکہ قیمت ادا کر کے خریدا تھا میں منتقل کرلیا۔ اور خود اسحاق بھی وہیں آ گیا۔ اب ہماری رہائش اکٹھی تھی۔ ہماری پانچوں نمازیں بھی عموماً گھر میں باجماعت ادا ہوتی تھیں۔ جمعہ پر اسحاق کے بعض دوست جن کے نام اختیار اور قدیر ارکن اور بحرالدین تھے کے علاوہ منیر احمد اور قاسم بھی آجاتے تھے۔ اس دوران ہم دونوں نے اسحاق کے گاؤں بولتا کرہ (BOLTA KARA) جانے کا پروگرام بنایا۔ حضور انور رحمہ اللہ کی خدمت میں سفر کی اجازت کے لئے فیکس بھیجی اور اجازت ملنے پر ہم دونوں روانہ ہوئے۔ ہم نے یہ سفر بذریعہ ٹرین طے کیا۔ شام چھ بجے ٹرین تاشقند سے روانہ ہوئی شدید سردی کے دن تھے باہر ٹمپریچر منفی پندرہ سنٹی گریڈ سے بھی نیچے تھا مگر اندر سے ٹرین بے حد آرام دہ تھی۔ ہر مسافر کو پیکنگ میں تکیہ، غلاف اور کمبل دیا گیا اور ہر ایک کے لئے سونے کی جگہ مہیا تھی۔ گو ٹرین نہایت آہستہ اور سست رفتاری سے چل رہی تھی مگر سفر بہرحال آرام دہ تھا۔ بخارا سے تیس چالیس کلومیٹر پہلے ایک سٹیشن پر ہماری ٹرین صبح فجر کی نماز سے پہلے پہنچی تو اسحاق نے بتایا ہم نے یہاں اترنا ہے۔ وہاں سے ہم ٹیکسی کے ذریعہ اسحاق کے گاؤں بولتا کرہ (BOLTA KARA) پہنچے۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کی آبادی تمام کی تمام مسلمانوں پر مشتمل ہے ان کا رہن سہن افغان کلچر سے بہت مشابہ ہے پردہ کا اسلامی تصور اشتراکیت کے استبداد کے باوجود بہت حد تک زندہ ہے۔ اسحاق کا گھر دو حصوں پر مشتمل تھا زنان خانہ الگ اور مردانہ حصہ الگ تھا۔ رات کو کمرہ گرم رکھنے کے لئے کوئلوں کی ایک انگیٹھی موجود تھی جس کو افغانستان میں تو ''بخاری'' کہا جاتا ہے وہاں اس کا مقامی نام مجھے بھول گیا ہے۔ یہاں ہم نے تین دن گزارے اور ان تین دنوں میں اسحاق کے بھائیوں اور دیگر اعزّہ کے علاوہ اس گاؤں کے امام الصلوٰۃ جن کا نام غالباً یونس تھا کو بہت تبلیغ کا موقع ملا اور یہ ساری تبلیغ اِسحاق کی ترجمانی کے واسطے سے ہوئی۔

ازبکستان کا پہلا پھل آغوشِ احمدیت میں

مختلف مسائل بیان کر کر کے اور مختلف سوالات کا جواب دیتے دیتے بالآخر اسحاق کو اس حد تک تجربہ ہوگیا کہ بعض اوقات وہ خود ہی مجھے کہہ دیتا کہ تمہیں جواب دینے کی ضرورت نہیں اس کا مسئلہ میں خود ہی حل کر دیتا ہوں۔ اور یوں وہ خود ہی سائل کو اپنی زبان میں سمجھا دیتا تھا۔ ان تینوں دنوں میں اسحاق کے گھرانے نے خدمت اور مہمان نوازی کا خوب حق ادا کیا اور ہر طرح کے آرام کا بہت خیال رکھا۔ بولتا کرہ کے بہت قریب ایک اور گاؤں ''لبِ رود'' ہے جو ایک چھوٹی سی نہر کے کنارے پر واقع ہے وہاں اسحاق کے بہنوئی خلیل صاحب رہائش پذیر تھے ایک روز انہوں نے بھی ہمیں ایک دعوت پر بلایا اور وہاں بھی تبلیغ کا بہت عمدہ موقع ملا۔ الغرض یہ تین دن ہمارے اس قیام کے دوران دعوت الی اللہ میں گزر گئے اور 24 فروری کو ہم لوگ واپس بذریعہ ٹرین خیروعافیت سے تاشقند آ گئے۔ تاشقند پہنچنے کے بعد اسحاق کی احمدیت میں دلچسپی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس کی وابستگی بھی بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس دوران حضور انور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے عرض کرتا رہا تھا۔ بالآخر ایک روز اسحاق نے خود ہی مجھے اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا کہ وہ جماعت میں داخل ہونا چاہتا ہے اور پوچھا کہ اس کا کیا طریق ہوتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھنا ہوتا ہے اس کے بعد میں دو روز خاموش رہا۔ تیسرے روز اسحاق نے پھر مجھے یاد دلایا۔ کہنے لگا کہ نصیر میں نے آپ کو کہا تھا کہ حضور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھنا ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں مجھے یاد ہے کہنے لگا پھر دیر کیوں کر رہے ہو؟ میں دیکھا کہ یہ واقعی سنجیدہ ہے تو ہم دونوں ٹیلی گراف آفس گئے اور خاکسار نے حضور کی خدمت میں اُسے خط لکھنے کا طریق بتایا اور یوں اس نے حضور کی خدمت میں بیعت کا خط تحریر کر دیا فالحمدللہ۔ اس خط پر 27 فروری 1993ء کی تاریخ ثبت ہے اور یہ اسی روز حضور کی خدمت میں فیکس کر دیا گیا اس کے ایک دو روز بعد لندن سے برادرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بذریعہ فون بتایا کہ حضور انور نے اس پر بے حد خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ یوں اس نئے دور میں ازبکستان کا یہ پہلا پھل تھا جو احمدیت کی آغوش میں گرا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ اسحاق کی دوستی کا سلسلہ کافی وسیع تھا شروع میں جب اس سے تعارف ہوا تو اس نے بتایا کہ میرے تقریباً تیس دوست ہیں جو سب نوجوان ہیں اور ہمیں بہت شوق ہے کہ اسلام کی خدمت کریں اس وقت میں نے اسے سمجھایا کہ اسلام کی خدمت کا بہترین طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے جسے اسلام کی خدمت اور اس کی اشاعت اور غلبہ کے لئے اس زمانہ میں امام مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا ہے اس کے ساتھ اس کے لشکر میں شامل ہوجائیں۔ چنانچہ بعد کی ملاقاتوں اور گفتگو میں مختلف طریقوں سے بالآخر اسے یہ بات بفضلہٖ تعالیٰ سمجھ آ گئی اس دوران اس کے بعض اور دوستوں سے بھی تعارف ہوا جن میں سے بعض نام جو مجھے یاد رہ گئے یہ تھے۔ اختیار۔ بدرالدین اور قدیر ار

تاشقند ایئرپورٹ سے روانگی کے وقت کی یادگار۔ دائیں سے چوتھے کھڑے اسحاق اور ان کے سامنے بیٹھے ہوئے اختیار اور قدیر ارکن

کن۔ ان میں سے اختیار کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً تین ہفتوں بعد بیعت کی توفیق مل گئی اور اس طرح ازبکستان کے اس نئے دور میں احمدیت قبول کرنے والے دو پھل ہوگئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

خاکسار کی تاشقند آمد کے بعد سے یہ بھی کوشش تھی کہ جماعت کے لئے کسی مناسب جگہ پر کوئی مکان یا فلیٹ وغیرہ خرید لیا جائے۔ بہت تگ و دو کے بعد تاشقند کے ایک علاقہ GOSPITALNI RENIK میں ایک نیا تعمیر شدہ فلیٹ خرید لیا گیا اور اس طرح ہمیں وہاں ایک مرکز بنانے کے لئے بھی جگہ میسر آ گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اس موقع پر مجھے ایک اہم بات یاد آ گئی اور وہ یہ ہے کہ ازبکستان روانگی سے پہلے خاکسار کو لاہور میں محترم حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ (سبز پگڑی والے) کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کی درخواست کا موقع ملا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے کچھ رقم حضور انور کی خدمت میں بھجوائی تھی کہ اسے حضور جس طرح چاہیں مصرف میں لائیں تو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وساطت سے حضور کا ارشاد موصول ہوا تھا کہ روس میں جب پہلی مسجد تعمیر ہو تو یہ رقم اس میں استعمال کی جائے۔ چنانچہ خاکسار جب ماسکو میں تھا تو مجھے حضرت مولوی صاحب مرحوم کی یہ بات یاد آئی اور خاکسار نے حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مؤرخہ 10 دسمبر 1992ء کو یہ بات بذریعہ فیکس تحریر کر دی اور ساتھ ہی یہ بھی دعا کی درخواست کی کہ ''دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ پہلی مسجد ہمیں تاشقند میں تعمیر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور حضرت مولوی صاحب کی زندگی میں ہی خود حضور انور اپنے دست مبارک سے اس کا افتتاح فرمائیں اور ازبکستان جلد از جلد احمدیت کی آغوش میں آجائے۔'' مجھے امید ہے حضور انور رحمہ اللہ نے جو بھی دعا کی ہوگی وہ کسی طور پر ان شاءاللہ ضائع نہیں ہوگی اور اس کا ایک نتیجہ تو یہ نکل آیا کہ ازبکستان کے دو نہایت ہی سعید نوجوان احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔

اسحاق جمال کی ربوہ آمد

1994ء میں عزیز اسحاق جمال کو پاکستان visit کرنے کی توفیق ملی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ عزیز محترم حضرت مولوی محمد حسین

بقیہ صفحہ 10 پر

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 54

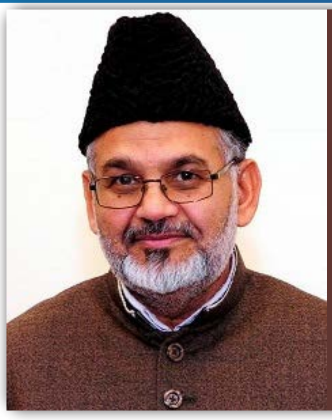

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء میں خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

What if Jesus were to visit Pakistan?

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو جائیں جس طرح کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ تو پھر اگر وہ پاکستان جانا چاہیں تو کیا ہوگا؟ کیا ان کے کھلے دل سے وہاں استقبال ہوگا یا مخالفت کے ذریعہ استقبال ہوگا؟ حکومت پاکستان کے قانون (آئین) کے مطابق اگر کوئی شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا مصلح ہونے کا دعویٰ کرے۔ تو ایسے شخص کو تبلیغ کرنا منع ہے اور ایسا شخص فی الفور گرفتار کر لیا جائے گا اور اس پر مقدمہ ہوگا۔ کیونکہ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے پریشر (دباؤ) میں آکر یہ فیصلہ کیا کہ کوئی بھی شخص نبی یا رسول یا مصلح ہونے کا دعویٰ کرے۔ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوگا کیونکہ بانی اسلام آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔

پھر جنرل ضیاء الحق ڈکٹیٹر آف پاکستان نے اس آئین میں مزید ترمیم کی کہ آئین کی رو سے جو غیر مسلم ہیں وہ اسلامی باتوں پر عمل بھی نہیں کر سکتے خصوصیت کے ساتھ ’’احمدی‘‘ وہ اگر ایسا کریں گے تو آئین کی رو سے وہ قانون کی گرفت میں ہوں گے اور انہیں قید اور جرمانہ کی سزا بھی ہوگی۔

یہ قانون سراسر ایک ظلم اور زیادتی ہے۔ دنیاوی نظر سے بھی دیکھا جائے تو کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کے مذہب اور دین میں دخل اندازی کرے اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور اس قانون کی رو سے ہر ایک پر احمدی ہونے کا الزام اور پھر کسی کے حقوق مارنے ہوں تو احمدی کا لیبل لگا کر اور احمدیوں پر ظلم و زیادتی کر کے انہیں جیل میں بھیج دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی ظلم و زیادتی سے ان کا مکان، دکان، پراپرٹی چھیننا چاہے یا اس کی رقم دبانا چاہے تو بس یہ کہہ کر کہ یہ احمدی ہے اور مجھے تبلیغ کر رہا ہے تو لوگوں کو بلا لے تو وہ سب اس پر دھاوا بول دیں گے۔ بغیر سوچے سمجھے اور اس کو جان کے لالے پڑ جائیں گے اور پھر صرف یہی نہیں اس قانون کی وجہ سے وہاں کے مولوی بھی لوگوں کو احمدی ہونے پر قتل کرنے پر اکساتا ہے اور غلط اور جھوٹ بول کر یہ سب کچھ کراتا ہے۔

حالانکہ اگر عقائد کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سب پر روشن ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ بھی ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ نے آنا ہے اور امام مہدی نے آنا ہے اور ادھر عیسائیوں کا عقیدہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے واپس آنا ہے۔ آخر کسی نہ کسی حیثیت سے ہی ان کا آنا ہوگا اور پاکستانی قانون میں اس کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب حضرت عیسیٰؑ کا کوئی مقام (نبی یا ریفارمر) کا ہے ہی نہیں تو وہ کس طرح لوگوں کی اصلاح کریں گے اور اگر ہے تو پاکستان میں وہ جیل کاٹیں گے؟ یہ عجیب منطق ہے! ایک عام آدمی کی حیثیت سے تو وہ نہ تبلیغ کر سکیں گے نہ ہی تربیت۔ ہاں خدا تعالیٰ نے انہیں نبی کے مقام پر سرفراز فرمائے گا۔ تب ہی وہ اصلاح کر سکیں گے۔

پھر خاکسار نے اس ضمن میں قرآن کریم کی آیت ’’وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ‘‘ 3:50 لکھا ہے کہ وہ (حضرت عیسیٰ تو بنی اسرائیل کے رسول تھے) وہ کس طرح امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے اور کس طرح اسلام کی تعلیم عیسائیوں کو دیں گے۔

آخر میں خاکسار نے لکھا کہ میں امریکن عیسائیوں سے کہتا ہوں کہ اگر حضرت عیسیٰ آجائیں ان کے عقیدہ کے مطابق تو خدا کے لئے ان کو پاکستان نہ جانے دیں۔ کیونکہ وہ نبی کا دعویٰ کریں گے۔ ریفارمر ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ وہ دوبارہ انہیں سولی پر چڑھا دیں گے کیونکہ یہی ان کا قانون اور آئین ہے۔

آخر میں خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق اب کوئی نہ آسمان سے آئے گا نہ کہیں اور سے۔ جس نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور وہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہیں اور امام مہدی ہیں۔ یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان عقیدہ تو یہی رکھتے ہیں کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ نے آنا ہے۔ مگر جو آچکا ہے اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام، فون نمبر بھی درج ہے تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ رابطہ کر سکیں۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 دسمبر 2010ء صفحہ 20 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ویسٹ کوسٹ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے بارے میں پریس ریلیز اور خبر شائع کی ہے۔

اس خبر کی شہ سرخی یہ ہے کہ امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ 1200 سے زائد افراد کی شمولیت کی توقع۔

’’جو لوگ امن سے محبت رکھتے ہیں وہ سب اس جلسہ میں آئیں ان کو خوش آمدید‘‘

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کی مغربی ساحل کی جماعتوں کا 25 واں جلسہ سالانہ 24 تا 26 دسمبر 2010ء چینو میں ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ میں درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوں گی۔ ’’ہستی باری تعالیٰ‘‘، ’’صفت نور‘‘، ’’قرآن کریم متقین کے لئے ہدایت‘‘، ’’آنحضرت ﷺ امن کا شہزادہ‘‘ اگلے روز 25 دسمبر کو ان عناوین پر تقاریر ہوں گی۔ ’’آفات و مصائب میں مومن کا کردار‘‘، ’’نوجوانوں کی تربیت تا وہ کل کے معمار بن سکیں‘‘، ’’اخلاق‘‘، ’’جماعت احمدیہ کی مصائب و مظالم میں ترقیات‘‘

جلسہ کے موقع پر خواتین کا بھی الگ اجلاس ہوگا وہ بچوں کی تربیت اور اسلامی اقدار کو اپنانے جیسے موضوع پر تقاریر کریں گی۔

امام شمشاد ناصر نے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ ایک ربع سے زائد صدی جبکہ ہماری مسجد اس چینو کے علاقہ میں بنی ہے۔ ہم یہ جلسے کرتے چلے آرہے ہیں اور موسم سرما نیز دسمبر کی چھٹیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ایام میں جلسہ کرتے ہیں تا لوگ اکٹھے ہو کر اپنی عبادات بجا لا سکیں اور علم اور روحانیت میں اضافہ کر سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس سال 1200 سے زائد احمدیوں اور مہمانوں کی شرکت کی توقع کر رہے ہیں۔ اس سال جلسے کا مرکزی خیال Muslim for Peace and Loyality ہے۔

یعنی مسلمان کی پہچان ’’امن اور وفاداری‘‘

امام شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ اس تین دن کے جلسے کی غرض و غایت بھی بانی جماعت احمدیہ نے بیان کر دی ہوئی ہے تا کہ اس جلسوں میں اکٹھے ہو کر بھائی چارہ، اخوت، ایمان اور علم میں اضافہ کر سکیں۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور ایڈریس دیا گیا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء صفحہ B-31 پر ہماری ایک خبر سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی یہ ہے

’’احمدی نوجوان ہالی ووڈ میں‘‘، ’’مسلمان فار پیس‘‘ کے پیغام کی اشاعت کر رہے ہیں۔

لاس اینجلس

احمدیہ مسلم نوجوانوں کے لاس اینجلس کی مجلس نے 28 نومبر کو قریباً ایک ہزار پمفلٹ تقسیم کئے۔ یہاں پر ہالی ووڈ میں مقامی لوکل لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے، اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلم احمدی نوجوانوں نے یہ فلائر تقسیم کئے۔

’’مسلم فار پیس‘‘ امریکہ کے نیشنل پلان میں سے ہے کہ سارے ملک میں اس بات کا چرچا کیا جائے کہ مسلمان امن کے لئے ہیں اور وہ دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔

امام شمشاد نے ہمارے نمائندہ سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیمات سے امریکن لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

تصویر جو اخبار نے شائع کی ہے اس کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے۔ ایک احمدی مسلم نوجوان سفیان فاروقی 28 نومبر کو ایک مجمع میں ایک عیسائی کو مسلم فار پیس کا پمفلٹ دے رہا ہے جو کہ کیلی فورنیا میں ہے۔

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان شہادت حضرت امام حسینؓ اور آپ کا بلند و عالی مقام خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے استفادہ کیا ہے۔ اور تاریخی طور پر کہ شہادت حاصل کرنے والے کا کیا مقام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہوتا ہے اور قرآن مجید نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ نیز حضرت امام حسینؓ کا سفر اور کوفہ پہنچنے کے حالات قلمبند کئے ہیں اور حضرت امام حسین کے مکہ سے کربلا کا سفر بیان کیا اور شہادت کے واقعات۔

’’حسین طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوہ ہے......‘‘

خاکسار نے مزید لکھا کہ یہی کچھ آجکل میں ہو رہا ہے تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے!

ایک یزید ہے ایک حسین ہے ایک کا کردار منفی ہے اور ایک مثبت کردار کا مالک ہے یہ دونوں کردار یا ان کرداروں کے پیروکار اب بھی

دنیا میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں۔

مکرم مظہر برلاس کا صاحب نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کوفہ والو! تم نے بے دین اور ابن زیاد کا انجام دیکھ لیا۔ آج تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے جو بھی بے اصولی کرے گا اس کی موت اسی ذلت اور رسوائی کے ساتھ ہو گی۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء کے حوالہ سے خاکسار نے لکھا کہ آپؓ کے قاتل یقیناً اللہ کا غضب پانے والے ہوئے۔ حضرت امام حسین اور آپ کے ساتھیوں نے ایک صحیح مقصد کے لئے اپنی جانیں قربانی کر دیں۔ آپ حکومت نہیں چاہتے تھے بلکہ حق قائم کرنا چاہتے تھے اور وہ آپ نے کر دیا۔ پس کامیاب حضرت امام حسین ہوئے نہ کہ یزید۔ حضرت امام حسین کی قربانی ہمیں مزید بہت سے سبق دیتی ہے۔ انہوں نے حق کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی جان کا نذرانہ دے کر دنیا میں حق پھیلا دیا۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء میں ہمارا ایک اشتہار رنگین شائع کیا۔ جس میں ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر اور درمیان میں 25 ویں جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ احمدیہ مسلم جماعت 24 تا 26 دسمبر 2010ء لکھا ہوا تھا۔ اور ایک بڑی تصویر مسجد بیت الحمید کی دی گئی۔ جس میں سب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے دلی خوش آمدید کہا گیا۔ نیز مسجد بیت الحمید کا ایڈریس فون نمبر اور جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ کی معلومات دی گئیں۔

انڈیا ویسٹ 17 دسمبر 2010ء صفحہ 31B پر ہماری ویسٹ کوسٹ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ اس خبر کی تفصیل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا 25واں جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (امریکہ کی مغربی ساحل کی جماعتوں کا) ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 دسمبر 2010ء صفحہ 17 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ایڈیٹر نے ایک اور تصویر بھی دی ہے جس میں ’’قرآن کی عبارات‘‘ نمایاں ہیں۔ کسی کو پڑھتے دکھایا گیا۔ یہ مضمون خاکسار نے اپنے استاذی المکرم و المحترم جناب سید میر محمود احمد صاحب کی مرتب کردہ کتاب بعنوان کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ سے استفادہ کیا ہے اور صرف عبارات کے حصہ کے دو تین واقعات لکھے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح قرآنی احکامات پر خود عمل کر کے دکھایا۔ وضو اور نماز باجماعت کے بارے میں آپ نے کیا اہتمام فرمایا اور امت کو اہتمام فرمانے کی تلقین فرمائی۔

چینو چیمپئن

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 18 تا 24 دسمبر 2010ء صفحہ B5 پر ہماری خبر شائع کی۔

جس کی شہ سرخی یہ ہے کہ ’’مسجد میں ویسٹ کوسٹ کا جلسہ سالانہ‘‘ اور پھر اخبار نے ہمارے 25 ویں جلسہ سالانہ جو 24 تا 26 دسمبر ہونا تھا اس کی خبر شائع کی اور تفصیل وہی ہے۔ یہ خبر بھی اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔

انڈیا ویسٹ اپنی اشاعت 17 دسمبر میں دوسری مرتبہ ہمارے جلسہ سالانہ کا اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر نیز جلسہ سالانہ کی تاریخ اور تفصیلات درج ہیں۔ نیز مسجد بیت الحمید کی رنگین تصویر کے ساتھ ایڈریس، ویب سائٹ اور فون نمبرز بھی درج ہیں۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے بھی اپنی اشاعت 24 دسمبر 2010ء میں ہمارا اشتہار جلسہ سالانہ کے بارے میں صفحہ 23 پر شائع کیا ہے۔ اس کی تفصیل وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

ویسٹ سائڈ نیوز سٹوری

ویسٹ سائڈ نیوز سٹوری اخبار نے اپنی اشاعت 23 دسمبر 2010ء میں ہمارا تبلیغ اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر بھی ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

کیا آپ حضرت عیسیٰؑ کا انتظار کر رہے ہیں؟

بائبل کی اس عبارت سے اس اشتہار کو شروع کیا ہے کہ آپ بائبل میں پڑھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ میری آمد ثانی ایک چور کی طرح ہو گی جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔ آنے والا آچکا ہے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے بارے میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بارے میں مزید معلومات کے لئے پتہ اور فون نمبرز نیز مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

اور یہ عبارت بھی لکھی گئی ہے کہ جب وہ آنے والا (مسیح کی آمد ثانی) آجائے گا تو وہ کہے گا وہ مبارک ہے جو لیتا ہے اپنے خدا کے نام کو اور وہ مسلمان ہی ہیں جو کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، امن، برکت ہو آپ سب کے لئے۔

دنیا انٹرنیشنل

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 24 دسمبر 2010ء صفحہ 6 پر ’’اداریہ‘‘ میں خاکسار کا مضمون بعنوان ’’شہادت حضرت امام حسینؓ اور آپ کا بلند و عالی مقام‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں یہ بھی لکھا کہ

پس حضرت امام حسینؓ سید المظلومین تھے۔ غور کا مقام ہے کہ آپ کو کن لوگوں نے شہید کیا۔ مسلمانوں نے؟ وہ کون سے مسلمان تھے؟ یہ مسلمان کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے پڑھنے والے تھے اور اس کلمہ پر عامل ہونے کے دعوے دار تھے۔ یہی کچھ آجکل ہو رہا ہے تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء کا حوالہ دیا جس میں شہادت حضرت امام حسین کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ کو ان شاءاللہ)

بقیہ: سرزمین روس کے میدانِ عمل میں...... از صفحہ 8

صاحب (سبز پگڑی والے) رضی اللہ عنہ کی ملاقات سے مشرف ہو کر تابعین کی صف میں شامل ہو گیا۔ ربوہ میں اس کا متعدد بزرگان سلسلہ سے ملاقات کا موقع ملا۔ مرکز کا نظام، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، لجنہ اماء اللہ، خدام، انصار اور دیگر مرکزی دفاتر سے بھی متعارف ہو گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی بیگم محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے تو باقاعدہ ان کو دفتر صدر لجنہ اماء اللہ میں ملاقات کا وقت دے کر تفصیل کے ساتھ جماعتی نظام کے بارہ میں بریفنگ دی۔ ان تمام باتوں کا عزیز کی طبیعت اور تربیت پر نہایت گہرا اثر ہوا۔ ازاں بعد اسے جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی توفیق ملی اور حضور انور رحمہ اللہ نے بڑی شفقت اور محبت سے اسے مزید صیقل فرما دیا۔ امریکہ بھی اسے جانے کا موقع ملا اور وہاں کی جماعتوں سے بھی تعارف ہوا۔ الغرض بہت جلد اس نے احمدیت کا گہرا نقش اپنے قلب و روح میں جذب کر لیا اور بعد میں وہ اپنے اعزاء و اقارب اور دوستوں وغیرہم کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن گیا اور یوں وہ احمدیت کی ابتدائی شجرکاری میں بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی کامیاب مبلغ ثابت ہوا۔ فالحمد للہ

خاکسار کی علالت اور پاکستان واپسی

جیسا کہ خاکسار اوپر عرض کر آیا ہے کہ تاشقند کا موسم سرما نہایت ہی سرد ہوتا ہے اگرچہ ماسکو میں منفی 27 درجے کا ٹمپریچر رہتا تھا۔ برف کبھی پگھلی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔ اس شدید سردی میں پیاس کا احساس غائب ہو چکا تھا۔ کھانا کھانے کے دوران بھی شاذ ہی کبھی پانی پینے کا موقع پیدا ہوا البتہ بعض اوقات سبز چائے کے ایک دو گھونٹ پی لینے سے بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پانی کی ضرورت پوری ہو گئی ہے مگر یہ خیال غلط تھا اور چونکہ تجربہ نہ تھا لہٰذا آہستہ آہستہ جسم پر غالب آنے والی Dehyderation گردوں پر بھی اثر انداز ہوئی اور اس کے نتیجہ میں Anxiety کا ایک خطرناک حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں نیند کلیۃً اُڑ گئی۔ چنانچہ پہلی مرتبہ کامل چار دن رات تک نیند نہ آسکی۔ اسحاق نے ایمرجنسی سروس کو بلوایا جنہوں نے نارمل Dose سے چار گنا زیادہ طاقت کے انجیکشن وغیرہ دیئے جس کے نتیجہ میں صرف ایک دو گھنٹے نیند آئی اور پھر دوبارہ وہی کیفیت عود کر آئی دوبارہ پھر تین دن رات تک جاگتا رہا۔ اس کے بعد پھر دوبارہ ایمرجنسی سروس والوں کو عزیز اسحاق نے بلایا۔ انہوں نے اس مرتبہ بھی کافی طاقتور قسم کے انجیکشن دیئے اس سے بھی صرف چند گھنٹے آرام رہا مگر پھر دوبارہ وہی کیفیت نہ ڈاکٹرز کو سمجھ آرہی تھی نہ ہی مجھے اس کا پتہ چل رہا تھا کہ بالآخر ہے کیا مصیبت۔ چند روز اسحاق نے ڈاکٹرز کو گھر پر ہی بلا کر علاج کی کوشش کی مگر محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے لئے ہسپتال میں داخل ہونا ضروری ہے اس وقت خاکسار نے جو ویزا ماسکو سے حاصل کیا تھا ازبکستان میں نئے قوانین کی روشنی میں اس کی VALIDITY محل نظر ہو رہی تھی۔ چنانچہ حضور انور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ واپس پاکستان جا کر علاج کراؤں۔ چنانچہ خاکسار کی جگہ لینے کے لئے ماسکو سے مکرم حسن طاہر بخاری صاحب کو بھجوا دیا گیا اور خاکسار انہیں مشن کا چارج دے کر مؤرخہ 22 مارچ 1993ء کو واپس پاکستان آ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاشقند میں احمدیت کا پودا مکرم بخاری صاحب کے ذریعہ پھلتا پھولتا رہا اب سنا ہے وہاں ماشاءاللہ سو، ڈیڑھ سو سے زائد احباب کی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔ خاکسار کی واپسی کے بعد اسی سال جلسہ سالانہ یوکے منعقدہ جولائی 1993ء کے موقع پر دوسرے دن کی تقریر میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازبکستان میں اس نئے مشن اور عزیز اسحاق کی جماعت میں شمولیت کا ذکر بہت پیارے انداز میں فرمایا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 7/ جولائی 2022ء بروز جمعرات۔ 12بجے دوپہر اسلام آباد ٹلفورڈ میں ایک نماز جنازہ اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد سلیم چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سعید صاحب (لیمنگٹن سپا۔یوکے)

3/ جولائی 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحوم حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔مرحوم 1946ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور 1961ء میں یوکے آگئے تھے۔مرحوم مڈلینڈ جماعت کے ابتدائی اراکین میں سے تھے۔جب لیمنگٹن سپا اور کوونٹری کی جماعتوں کا آغاز ہوا تو آپ نے وہاں لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔آپ 18 سال زعیم انصار اللہ بھی رہے ۔ بہت نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ آٹھ بچے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ طاہرہ وسیم صاحبہ اہلیہ وسیم احمد صاحب (ڈیفنس۔لاہور)

14/ مئی 2022ء کو 73سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحومہ عبادت گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، متقی،مہمان نواز، مخلص اور ہمدرد خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔اپنے حلقہ ڈیفنس لاہور میں سیکرٹری تعلیم اور نگران قیادت کے علاوہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

2- مکرمہ Somaya Amina Leo Pilichowska صاحبہ (نارتھ لندن۔یوکے)

10/ جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحومہ ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔اسلام قبول کرنے کے بعد 1998ء میں بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئیں۔آپ ایک ہمدرد، شفیق، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ 16سال تک لوکل سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ ایک اچھی داعی الی اللہ تھیں اور اسلام واحمدیت کا پیغام ہر طبقہ کے لوگوں کو پہنچاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پختہ ایمان رکھتی تھیں۔خلافت سے والہانہ عشق تھا۔تحریک جدید اور وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

3- مکرم محمد ایوب صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (ناصر آباد فارم ضلع عمر کوٹ۔سندھ)

3/ اپریل 2022ء کو 55سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحوم نے مقامی سطح پر قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، خلافت سے محبت کرنے والے، ایک فدائی، مخلص اور بااخلاق انسان تھے۔مالی تحریکات اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

4- مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب (کینیڈا)

22/ مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحومہ حضرت مرزا محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب مرحوم درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ، ہر ایک کی خیر خواہ، ایک ہمدرد اور ملنسار خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں ۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

5- مکرم میجر زین العابدین صاحب ابن مکرم محمد بشیر الدین صاحب (امریکہ)

28/ مئی 2022ء کو 95سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحوم تعلیم الاسلام کالج لاہور سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے۔ 1974ء میں احمدیت کی وجہ سے آپ کو جلدی ریٹائر کر دیا گیا۔اس کے بعد کچھ عرصہ پاکستان سٹیل مل میں بطور ڈائریکٹر کام کیا۔آپ نے کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1993ء میں امریکہ منتقل ہوئے۔آپ کو کچھ عرصہ وقف عارضی سکیم کے تحت مسجد دارالسلام Bay point میں خدمت کی توفیق ملی ۔مرحوم موصی تھے ۔ پسماندگان میں پانچ بچے شامل ہیں ۔

6- مکرم جمیل الرحمٰن خلیل سنوری صاحب ابن مکرم محمد ادریس سنوری صاحب (چنیوٹ)

21/ مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحوم کے دادا حضرت مولوی محمد یوسف سنوری صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔تقسیم ہند کے وقت آپ کی آنکھوں کے سامنے آپ کے خاندان کے تقریباً پچاس افراد کو شہید کر دیا گیا جس میں آپ کے والدین ، دو بہنیں اور ایک بھائی بھی شامل تھے ۔پاکستان آکر آپ کو اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کی طرف سے بھی بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے تمام حالات کا بڑے صبر وہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدگی کے ساتھ تہجد کا التزام کرنے والے، بہت رحم دل، شفیق ہمدرد اور نیک انسان تھے ۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔آپ نے لمبا عرصہ چنیوٹ میں سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔محدود آمدنی کے باوجود اپنی بساط سے

بقیہ صفحہ 12 پر

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: نمازجنازہ حاضر و غائب...... از صفحہ 11

زیادہ خدا کی راہ میں خرچ کیا کرتے تھے ۔ ساری زندگی ایمانداری اور سچائی کے ساتھ گزاری۔ چنیوٹ کی غلہ منڈی میں موجود غیراحمدی جو جماعت کے سخت مخالف تھے وہ سب بھی کاروبار میں آپ کی ایمانداری، لین دین اور سچائی کے ہمیشہ معترف رہے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کے ایک پوتے مکرم عطاالحیٔ منصور صاحب (مربی سلسلہ) ہیں۔

7- مکرم اقبال مجیدی صاحب ابن مکرم مبارک احمد مونگھیری صاحب والنگٹن۔یوکے)

25/مئی 2022ءکو 66سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحوم کے دادا مولوی عبد المجید صاحب آف مونگھیر انڈیا کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط وکتابت تھی لیکن ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیعت کی توفیق ملی۔مرحوم کا تعلق چٹا گانگ (بنگلہ دیش) سے تھا اور 2012ء میں یوکے آئے تھے۔ آپ بہت سادہ مزاج، نیک طبع، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ خلافت کے ساتھ خود بھی مضبوط تعلق رکھا اور بچوں کو بھی خلافت کے ساتھ محبت کا درس دیتے تھے ۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔آپ مکرم منصور احمد بنگالی صاحب (واقف زندگی۔کارکن الشرکتہ الاسلامیہ لندن) کے چچا اور مکرم سید مطلوب شاہ صاحب کے ہم زلف تھے۔

8- مکرمہ سعدیہ صفدر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صفدر صاحب (ربوہ)

10/فروری 2022ءکو 44سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحومہ کی جب تک صحت اچھی رہی اپنے محلہ میں لجنہ کی سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔مرحومہ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے جملہ لواحقین سے تعزیت کرتا ہے

فقہی کارنر

ختم اور فاتحہ خوانی

ایک بزرگ نے (حضرت مسیح موعودؑ سے) عرض کی کہ حضور! مَیں نے اپنی ملازمت سے پہلے یہ منت مانی تھی کہ جب میں ملازم ہو جاؤں گا تو آدھ آنہ فی روپیہ کے حساب سے نکال کر اس کا کھانا پکوا کر حضرت پیران پیر کا ختم دلاؤں گا۔ اس کے متعلق حضور کیا فرماتے ہیں؟

فرمایا کہ۔

خیرات تو ہرطرح اور ہر رنگ میں جائز ہے اور جسے چاہے انسان دے مگر فاتحہ خوانی سے ہمیں نہیں معلوم کیا فائدہ ہے؟ اور کیوں کیا جاتا ہے؟ میرے خیال میں یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے کہ اس پر قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں، یہ طریق تو شرک ہے اور اس کا ثبوت آنحضرت ﷺ کے فعل سے نہیں۔غرباء و مساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ۔

(الحکم 31 مارچ 1903ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد ۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

دعا کا تحفہ

اولاد کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کی دعا

رَبِّ اجۡعَلۡ ھٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجۡنُبۡنِیۡ وَ بَنِیَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ﴿۳۶﴾

(ابراہیم: 36)

اے میرے رب! اس شہر یعنی مکہ کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 24)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔جرمنی

ایک سبق آموز بات

حسد

کسی کے حسب نسب، شکل وصورت، مال وزر یا کامیابی کو دیکھ کر حسد مت کریں۔حسد نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے، حسد سے غیبت، بدگمانی، چغلی جیسے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور روحانی سکون برباد ہوجاتا ہے. انسان بےسکونی کا شکار رہتا ہے۔

بشریٰ سعید عاطف ۔ مالٹا

27/جولائی2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:28	19:02
مدینہ منورہ		04:21	19:09
قادیان		04:07	19:29
ربوہ		03:47	19:09
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:51	20:58